وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ
(اور اُس دن سے ڈرو جب تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے)

[روایت کیا گیا کہ قرآن عظیم کی یہ وہ آیت ہے جو سب سے آخر میں نازل ہوئی تھی - لیکن اِس پر اختلاف ہے۔]

اِس آخری آیت میں قیامت کے دن کے خوف اور اُس دن کے حساب کتاب اور ثواب و عذاب کے ذکر پر سود کے احکام کی آیات کو ختم کیا گیا۔

یہ آیت پچھلی آیتوں سے مناسبت رکھتی ہے - جیسے جیسے مقروض کے قرض کی ادائیگی کا وقت قریب آتا ہے ویسے ویسے اُس کا ڈر بڑھتا جاتا ہے کہ اُسے اب قرض دینے والے کی طرف لوٹ کر قرض واپس لوٹانا ہے - اِسی لیے قرض دینے والا اُس قیامت کے دن سے ڈرے جس دن اُسے بھی اللہ کی طرف لوٹنا ہے - اِس لیے سود جیسی حرام چیز نہ لے اور اگر سود کے بغیر قرض دیا ہے تو مقروض کو مہلت دے اور اگر مقروض بالکل قرض ادا ہی نہیں کر سکتا تو اُسے معاف کر دے تاکہ اللہ قرض دینے والے کو قیامت کے دن معاف کر دے۔ اگر تم لوگوں کو دنیا کی سختیوں سے بچاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کی سختیوں سے بچا لے گا۔

ویسے بھی یہ دنیا اور دنیا کی چیزیں ساری ختم ہونے والی ہیں - تم سبھی کو اللہ کی طرف لوٹنا ہیں اِس بات کو یاد رکھو۔

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
(پھر ہر شخص نے جو کچھ کیا ہو گا اُسے اُس کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا)

اگر کسی نے سود لیا تھا تو قیامت کے دن اُسے اُسکی سزا دی جائے گی اور اگر کسی نے کسی کو صدقہ دیا تھا تو اُسے قیامت کے دن ثواب دیا جائیگا - کسی بھی بُرے عمل کی بُری جزا اور کسی بھی اچھے عمل کی اچھی جزا ملے گی۔ جو کچھ بھی تم نے دنیا میں کیا ہو گا وہ تمہاری طرف ہی لوٹ کر آئیگا - تمہارے ہر ہر عمل کا پورا پورا بدلہ تمہیں قیامت کے دن ملنے والا ہے چاہے وہ عمل کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔

جو کچھ انسان اعمال کریگا، جو اسکی اپنی کوشش ہو گی اُس کا پورا پورا بدلہ اُسے قیامت کے دن ملنے والا ہے - کچھ اور چیزیں بھی انسان کو قیامت کے دن ملے گی لیکن وہ بھی ایک طرح سے کسی نہ کسی طرح اپنے ہی عمل کے نتیجے میں ملے گی جیسے

مسلم:- رسولؐ نے فرمایا "جب انسان فوت ہو جائے تو اُس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے) : صدقہ جاریہ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک بیٹا جو اُس کے لیے دعا کرے"۔

← **صدقہ جاریہ:-** مثلاً کسی شخص نے صحیح دینی کتابیں لکھیں یا کسی اور کی کتابیں چھپوانے کے لیے پیسے دیئے۔ اِن دونوں صورتوں میں اُس شخص کی کوشش شامل ہے اسلیے اُس کے مرنے کے بعد بھی اِس صدقے کا ثواب اُسے ملتا رہے گا۔

← **اولاد کی دعائیں:** اولاد پیدا کرنے میں بھی ماں باپ کی کوشش ہوتی ہے - انھیں پیدا کیا، اُن کی پرورش کی - بھلے انھیں ماں باپ نے کچھ نہیں سکھایا اور وہ کسی اور سے سیکھ کر نیک بن گئے - اور وہ اپنے ماں باپ کے لیے دعا کرے تو اُس کا بھی فائدہ ہو گا - لیکن اگر اُسے نیک بنانے میں ماں باپ کی بھی کوششیں تھیں تو پھر جتنی کوشش تھی اُسکے مطابق ثواب ملتا رہے گا۔ فوت شدہ والدین کے لیے اولاد جب بھی دعا کرتے رہے گی، اُس کا فائدہ والدین کو ملتا رہے گا۔

← **مسلمانوں کی دعائیں:-** فوت شدہ کے لیے کوئی اور مسلمان شخص دعا کرتا ہے اُس کا بھی فائدہ پہنچتا ہے - اور یہ رشتہ ایمان کی وجہ سے ہے - اگر کوئی ایمان نہیں لاتا تو وہ دعائیں فائدہ نہ دیتی - یعنی ایمان سبب بنا دعائیں لینے کا۔

کسی کے لیے دعا دو بنیادوں پر ہوتی ہے - ایک تو یہ ہے کسی سے تعلقات اچھے تھے - اُن کے لیے کچھ بھلائی کے کام کئے تھے تو جواباً وہ دعا کرتے ہیں اور دوسرا یہ کہ کسی کے ساتھ بھلائی تو نہیں کی تھی لیکن پھر بھی ایمان کی وجہ سے دعائیں ملتی ہیں - کیونکہ ایمان لانا بھی اُس شخص کی کوشش تھی - وہ منافقت یا کفر کی طرف نہیں پلٹا - اِسی ایمان لانے کی کوشش کے نتیجے میں دوسروں کی دعائیں ملتی ہیں۔

ابوداؤد:- نبیؐ جب میت کو دفنانے کے بعد فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رُکتے اور فرماتے اپنے بھائی کی مغفرت کے لیے دعا مانگو اور اُس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو - کیونکہ ابھی اُس سے سوال کیا جائیگا۔

← **روزہ:-** فوت شدہ کی طرف سے روزہ رکھا جا سکتا ہے - اولادیں اپنے فوت شدہ والدین کے قضا روزے رکھ سکتے ہیں - اگر اولاد نہیں ہیں تو وارثوں میں سے کوئی بھی رکھ سکتے ہیں - یا والدین بھی روزہ رکھ سکتے ہیں۔

بخاری:- رسولؐ نے فرمایا اگر کوئی شخص مر جائے اور اُس کے ذمہ روزے واجب ہوں تو اُس کا ولی اُسکی طرف سے روزے رکھے۔

[اگر فوت شدہ نے بغیر کسی عذر کے صرف سستی اور کاہلی کی وجہ سے روزے چھوڑ دیئے تھے تو اُن روزوں کی قضا نہیں دے سکتے اور اگر وارث روزے رکھ بھی لے تو اُس کے یہ روزے صحیح نہیں ہوں گے کیونکہ روزے رکھنے کا وقت گزر چکا ہے۔
اگر فوت شدہ نے کسی عذر کی بناء جیسے حیض، سفر اور بیماری کی وجہ سے چھوڑے تھے تو اُن کے روزوں کی قضا دی جائے۔]

← **عمرہ یا حج بدل:-** فوت شدہ یا بڑھاپے یا لاعلاج مرض کی وجہ سے جو شخص حج کرنے سے عاجز ہو تو ان کی طرف سے وہ شخص حج کر سکتا ہے جس نے خود اپنا فرضی حج پہلے ادا کیا ہو۔

بخاری:- ایک خاتون رسولؐ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی اور وہ (ادائیگی سے پہلے ہی) وفات پا گئیں - کیا میں اُنکی طرف سے حج کر لوں؟ رسولؐ نے فرمایا کہ ہاں! اُن کی طرف سے حج کر لو - تمہارا کیا خیال ہے، اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو تم اُسے پورا کرتیں؟ انھوں نے کہاں کہ ہاں - رسولؐ نے فرمایا کہ پھر اِس قرض کو بھی پورا کر جو اللہ تعالیٰ کا ہے کیونکہ اِس قرض کا پورا کرنا زیادہ ضروری ہے۔

ابوداؤد:- ایک شخص نے عرض کیا : اے اللہ کے رسولؐ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں جو نہ حج کی طاقت رکھتے ہیں نہ عمرہ کرنے کی اور نہ سواری پر سوار ہونے کی - رسولؐ نے فرمایا: اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرو۔

← **صدقہ:-** فوت شدہ کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو اُس کا بھی فائدہ فوت شدہ کو ہوتا ہے۔

بخاری:- سعدؓ بن عُبادہؓ نے رسول سے پوچھا "یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور میں اُس وقت موجود نہیں تھا تو اگر میں اُنکی طرف سے صدقہ کروں تو انھیں اِس کا فائدہ پہنچے گا؟" رسولؐ نے فرمایا کہ "ہاں!" سعدؓ نے اس پر کہا کہ "میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مخراف نامی اُن کی طرف سے صدقہ ہے"۔

فوت شدہ کی طرف سے کیا کیا صدقہ کیا جا سکتا ہے؟
- قرآن مجید کے مصحف وقف کرنا۔
- کنواں کھدوانا جس سے لوگ پانی پی سکے۔
- درخت لگانا جس کا پھل وقف کیا جائے۔
- مساجد تعمیر کرنا۔
- غریبوں میں مال تقسیم کرنا۔
- صحیح دینی کتابیں چھپوا کر طلباء میں تقسیم کرنا - وغیرہ

اِن تمام اعمال (دعا، روزہ، حج و عمرہ، اور صدقہ وغیرہ) پر دلیلیں موجود ہیں کہ یہ فوت شدہ کو فائدہ پہنچاتی ہیں لیکن کسی بھی حدیث اور قرآن سے ثابت نہیں کہ کسی فوت شدہ کے نام سے قرآن بخشوا جائے جیسے ہم قرآن خوانی کہتے ہیں اور یہ بھی دلیل کہیں نہیں ملتی کہ فوت شدہ نے جتنی نمازیں ضائع کی وہ نمازیں کوئی اور ادا کرے۔

اگر کوئی شخص بوڑھا ہے اور حج و عمرہ نہیں کر سکتا تو اُسکے زندگی میں یا اُسکے مرنے کے بعد کوئی اسکی طرف سے حج و عمرہ کر سکتا ہے - لیکن اگر کوئی شخص بوڑھا ہو تو نہ اسکی زندگی میں اور نہ ہی اُس کے مرنے کے بعد اسکی طرف سے کوئی نمازیں ادا کر سکتا ہے - بلکہ زندگی میں ہی اُسے خود ساری نمازیں پڑھنی ہو گی - ویسے بھی نماز کے معاملے میں کئی آسانیاں کی گئی لیکن اُسے خود ادا کرنا ہو گا - مثلاً اگر وضو نہیں کر سکتا تو تیمم کرے، کھڑے نہیں ہو سکتا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر پڑھے - اور اگر وہ ایسا بوڑھا ہو چکا ہے کہ اُسے کوئی ہوش ہی نہیں مثلاً قومے (coma) میں چلے گیا تو اُس پر نماز چھوڑنے کا گناہ نہیں ہے۔

ابوداؤد:- قلم تین لوگوں سے اٹھا لیا گیا ہے : مجنون سے جسکی عقل جاتی رہے (قومے والا شخص اِس زمرے [category] میں آئے گا) یہاں تک کہ صحت یاب ہو جائے، سوئے ہوئے شخص سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

اُس بے ہوش شخص کی طرف سے کسی اور کو بھی تکلیف نہیں دی گئی کہ اسکی طرف سے کوئی اور نماز ادا کرے۔

اِسی طرح جو قرآن پڑھے گا اُسے ہی اُس کا فائدہ ہو گا - کیونکہ قرآن ہدایت کی کتاب ہے۔

نماز اور قرآن کسی کی طرف سے پڑھنے کی کوئی بھی دلیل موجود نہیں - اِن معاملات میں قیاس سے بات نہیں کی جائیگی۔

اگر نماز کسی اور کی طرف سے پڑھنے کہا جاتا تو شاید مصروف لوگ کبھی نمازیں ہی نہ پڑھتے۔ آجکل تو کچھ لوگوں نے کسی کو پیسے دے کر فوت شدہ کی طرف سے قرآن اور نماز پڑھوانا شروع کر دیا ہے - نعوذ باللہ

روزے کی قضا تو حیض والی عورت کے لیے لازم ہے لیکن نماز کی قضا اُسے ادا کرنے نہیں کہی گئی - اگر نماز کی قضا ادا کرنے کہا جاتا تو کتنا بھاری ہو جاتا۔

حج تو زندگی میں ایک بار ہے - اگر کسی نے حج چھوڑ دیا ہے تو کسی اور کو ایک بار اسکی طرف سے حج کرنا اتنا مشکل نہیں ہے - لیکن اگر کوئی شخص اپنی بلوغت سے مرنے تک ساری نمازیں چھوڑ کر چلا گیا اور اگر اس کی ساری قضا وارثوں پر پڑ جائے تو کتنا مشکل ہو گا - وارثوں کو تو خود اپنی ساری نمازیں پڑھنا مشکل ہے تو وہ کسی اور کی کیسے پڑھے گے!

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
(اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے)

جو بھی اپنا عمل کر کے اِس دنیا سے چلے جاتے ہیں وہ پورا پورا اپنا بدلہ پا لے گے - جو انھوں نے پیچھے آثار چھوڑے اور وہ آثار جہاں تک پہنچے، اُس کا بدلہ وہ پائے گے۔

مثلاً - اگر کسی شخص نے کسی کو ایک اچھی بات بتائی پھر وہ اُس نے آگے بتائی پھر اُس نے آگے کسی اور کو بتائی - پھر پتہ نہیں قیامت تک وہ بات کتنے لوگوں تک پہنچی - اِس کے بارے میں صرف اللہ ہی جانتا ہے - اللہ اُس کے مطابق انھیں اُس کا بدلہ دے گا۔

انسان کی کوشش سے جتنا دور دور تک جس جس کو فائدہ گیا، اُن سب کو پہنچنے والے فائدوں کا پلٹ کر جو ثواب پہنچانے والے کو ملنا چاہیے وہ تو اُسے مل کر رہے گا - اُس میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی - کسی کے ساتھ کوئی بھی ناانصافی نہیں ہو گی - اگر کسی نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہو گی تو وہ ذرہ بھی اُسے دکھا دیا جائیگا - اُس کا اجر و ثواب اُس کو لوٹا دیا جائیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ظلم پسند نہیں - قیامت کے دن ہر ایک کے ساتھ عدل کیا جائیگا۔

اِسی طرح دنیا میں جو گناہ کسی شخص نے کمایا، قیامت کے دن اُسکی پوری سزا اُسے دی جائیگی۔

خرچ (انفاق) کی آیات اور سود (ربا) کی آیات میں ربط:-

خرچ کرنے کی آیتیں	سود کی آیتیں
1> اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ (261) وہ لوگ جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔	1> اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا (275) وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں۔
لوگوں کو دینے کی بات	لوگوں سے لینے کی بات
اَمْوَالَهُمْ (اپنے مال)	الرِّبٰوا (سود) جو اپنا مال نہیں، بلکہ کسی اور کا مال لینا۔
2> فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ (274) تو اُنکے رب کی طرف سے انکے لیے اجر ہے۔	2> فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ تو وہ آگ والے ہیں - وہ اُس میں ہمیشہ رہے گے۔
3> وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (274) اور نہ ان پر کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہو گے۔	3> لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ (275) وہ [قیامت کے دن] اُس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ بنا دیا ہو۔

سود کی آیات کے شروعات اور آخر میں ربط:-

275 ← سود کے ذریعے لوگ کماتے ہیں۔
281 ← ہر ایک کو پورا پورا بدلہ دیا جائیگا جو کچھ اُس نے کمایا ہو گا۔

275 ← سود خور سود کے حلال ہونے کا جواز پیش کرتے ہیں (اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا)
281 ← اس دن (قیامت) سے ڈرو (جب تمہیں جواز پیش کرنا ہو گا - آج تو پورے اعتماد [confidence] سے کہہ رہے ہو لیکن قیامت کے دن کیا ہو گا؟!)

275 ← وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گے - جہنم سے یہاں ڈرایا گیا۔
281 ← یہاں قیامت کے دن سے ڈرایا گیا۔

سود کی درمیانی آیات میں ربط:-

276 ← اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔
279-280 ← اگر سود نہیں چھوڑ رہے ہو تو اللہ اور رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ مقروض کو صدقہ کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

یعنی اللہ صرف سود کو مٹائے گا نہیں بلکہ سود خور سے اللہ اور اُسکے رسول سے جنگ کا اعلان بھی ہے۔
اللہ صدقات کو بڑھاتا ہے (276 کے آخر میں کہا) ← صدقہ کرنا تمہارے لیے بہتر ہے۔ (280 کے آخر میں کہا)

277 ← جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔
278 ← اے لوگوں جو ایمان لائے ہو، تقوی اختیار کرو۔ (ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کے اندر تقوی ہوتا ہے)

277 ← جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکات ادا کرتے ہیں۔
278 ← جو کچھ سود میں سے باقی ہیں اُسے چھوڑ دو۔

⇐ نماز میں اللہ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں ← سود خور شیطان کے چھونے سے کھڑا ہو گا۔
⇐ زکات وہ ہے جس میں کوئی شخص اپنے مال سے کچھ حصہ نکال کر کسی غریب کو دیتا ہے ← سود وہ ہے جس میں کسی شخص کے مال سے لیا جاتا ہے۔

اِسلیے نماز اور زکات یہ دونوں سود کے ضد (opposite) ہے۔
مختصراً یہ کہ روحانی طور پر نماز میں اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور سود میں شیطان کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔
اِسی طرح سماجی (social) طور پر زکات میں اپنا مال پاک کیا جاتا ہے اور دوسروں کی مدد کی جاتی ہے جبکہ سود میں مال کو خراب (corrupt) کیا جاتا ہے اور دوسروں کو تکلیف دی جاتی ہے۔

277 ← بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے - (شروعات میں ایمان کی بات کی گئی)
278 ← اگر تم مومن ہو - (آخر میں ایمان پر ہی بات ختم ہوئی)

درمیان میں ہی ایمان کی بات کی گئی - یعنی اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کرے۔
قرآن میں جہاں بھی کہیں شرعی احکام آئے ہیں وہاں درمیان میں ہی ایمان کی بھی بات آئی ہیں - کیونکہ جو بھی شرعی احکام دیئے گئے ہیں وہ ایمان کی حفاظت کے لیے دیئے گئے ہیں جو انسان کے دل کے اندر ہوتا ہے۔